سرکاری رپورٹ

بارھواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۱۔ | آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۵ |
| ۲۔ | چیئرمینوں کے پینل کا اعلان | ۶ |
| ۳۔ | آئین کی شق نمبر ۲۳۰ کے تحت مشترکہ قرارداد کا پیش کیا جانا اور رائے شماری | ۶ |
| ۴۔ | وزیراعلیٰ کا خطاب اور بعد ازاں معزز اراکین کی تقاریر | ۷ |
| ۵۔ | گورنر کا حکم نامہ | ۷۱ |

سرکاری رپورٹ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی بارہواں اجلاس مورخہ ۵ اگست ۱۹۹۸ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ بروز ھفتہ بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبدالجبار خان۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر** : اسلام علیکم

## تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

**مولانا عبدالمتین اخوندزادہ**

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہ سَلٰمٌ هِيَ
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ

ترجمہ :۔ ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک امان و سلامتی ہے۔ وما علینا الاالبلاغ

**جناب اسپیکر** : بسم اللہ الرحمان الرحیم

سیکرٹری صاحب موجود اجلاس کے لئے چیرمینوں کے پینل کا اعلان فرمائیں۔

اختر حسین خان (سیکرٹری) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدے نمبر ۳ کے تحت حسب ذیل ارکان اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے اعلیٰ الرتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ سردار عبدالرحمان کھتران

۲۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ

۳۔ مسٹر اسد اللہ بلوچ

۴۔ پرنس موسیٰ جان

**جناب اسپیکر** : رخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے۔

آئین کی آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۴) کے تحت مشترکہ قرارداد منجانب سردار بہادر خان بنگلزئی مولوی امیر زمان شیخ جعفر خان مندوخیل بسم اللہ کاکڑ اور میر محمد اسلم بلیدی کی جانب سے پیش کی گئی ہے محرکین میں سے کوئی ایک اس تحریک کو پیش کرے۔

**مولانا امیر زمان** : بسم اللہ الرحمان الرحیم

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں میر جان محمد جمالی وزیراعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

**جناب اسپیکر** : تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب میر جان محمد جمالی صاحب وزیر اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ معزز اراکین میں سے جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ مہربانی کرکے اپنی اپنی نستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

سیکرٹری صاحب شمار کیجئے۔

**جناب اسپیکر** : گنتی کے مطابق انتیس ۲۹ اراکین اسمبلی نے میر جان محمد جمالی کے حق میں

اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر** : تقاریر کے لئے میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ہر پارلیمانی لیڈر اپنی پارلیمانی پارٹی کو دس دس منٹ اور باقی کوئی صاحب اگر بولنا چاہے گا تو انہیں پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے نام یہاں سیکرٹری صاحب کو لکھوائیں۔

**جناب اسپیکر** : لیڈر آف دی ہاؤس کچھ بولنا چاہیں گے

The floor is with the leadr of the house

**میر جان محمد جمالی** : نو منتخب قائد ایوان وزیر اعلیٰ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

محترم جناب اسپیکر صاحب First of all i like to seek a permission to read from the extract .

Mr. Speaker Allowed

Leader of the House . Thank You

جناب خواہشیں سوچ خیالات تو بہت ہیں خلوص بھی بہت ہے کیا پتہ اپنی زبان پر یہ لانے میں کامیاب نہ ہوں تو میرے دل کے اندر باتیں بہت ہیں ایک کوشش ہے امید ہے دوست مجھے سمجھ پائیں گے اور انشاءاللہ پھر ساتھ بھی دیں گے۔ جناب سب سے پہلے میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو بلوچستان کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور انہیں حل کرنا چاہتے ہیں اور اس مشکل سفر میں میرے ساتھ ہیں۔ آپ لوگوں نے مجھ پر اعتماد کیا ہے وہاں اپنی امیدوں کا بھی اظہار کیا ہے آیئے ہم مل جل کر وہ کام کریں جو ہم سب بلوچستانیوں اور تمام پاکستانیوں کے لئے فائدہ مند ہو۔ ہم مشترکہ خواہشوں کے مالک ہیں گو خواہ ہمارا تعلق حزب اقتدار سے ہو یا حزب اختلاف سے ہو جناب والا ابھی جو حکومت تبدیل ہوئی ہے اس میں صرف وزیر اعلیٰ ہی نیا نظر آتا ہے باقی ہم وہی لوگ وہی اتحادی اور وہی پارٹیاں جو اس سے پہلے والی حکومت میں بھی موجود تھیں

وزارت اعلیٰ کا عہدہ جو مجھے اپنے دوستوں کے اعتماد ہی کی وجہ سے ملا ہے مجھ پر بہت بڑی ذمہداری ہے۔ اس لئے خیالی دنیا میں نہیں بلکہ ٹھوس زمینی حقائق پر مشتمل ہے اپنے معاشرے میں موجود حقیقتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے معاملات کا تعین کرنا چاہئے اور اس حقیقت ۹ کو بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم ایسی مخلوط حکومت میں شامل ہیں جہاں مختلف خیالات اور منشور رکھنے والی سیاسی جماعتوں کے نمائندے اپنی اپنی حیثیت میں موجود ہیں اور ان سب کی یہ خواہش ہے کہ بلوچستان کے لئے مشترکہ بنیادوں پر بنائے گئے پروگرام کی حدود میں رہتے ہوئے عوام کی خدمت کریں بقول شاعر

آخری سچائی کی منزل ہے سب کے سامنے
سب کی راہیں مختلف مگر سب کا جذب ایک ہے

**جناب اسپیکر** : ہم انسان ہیں ہم سے غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان کی بروقت نشان دہی ضروری ہے یہ کام صرف اراکین اسمبلی کا نہیں بلکہ تمام اصل نظر لوگوں کا جو معاشرے اور حکومت کی اصلاح چاہتے ہیں جناب والا ہم محدود دائرے میں پابند منتخب لوگ ہیں ہمارے مالیات وسائل کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں ہماری ضرورتیں اور تقاضے نمایاں ہیں ہم کب آبادی او وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے صوبے کے مال ہیں جہاں غربت اور افلاس بڑی ہے بے روزگاری اور بیماری بھی ہے قدرتی ذخائر اپنا ایکسپوژر exposioure چاہتے ہیں وسیع اور عریض میدان اپنی زرخیزی چاہتے ہیں مگر انہیں آباد کرنے کے لئے ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ امیر صوبے کے غریب لوگ ہیں۔ اور اپنے لوگوں کی غربت ختم کرنا چاہتے ہیں یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کی سیاسی حوالے سے ہماری عوام زیادہ سمجھدار ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گفتار کے غازی ہیں اور کردار کے غازی نہیں سب حکومتیں وعدے ہی کرتی رہیں عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا۔ ابھی مثبت پہلو مقابلے کے میدان سے کافی دور کھڑے ہیں اس لئے ہمیں ایسے وعدے نہیں کرنے چاہئے جنہیں ہم پورا نہ کر سکیں وہ مسائل جنہیں ہم اپنے وسائل میں رہتے ہوئے حل کر سکتے ہیں اس کے لئے مطالبوں کی ضرورت نہیں پڑے گی اور وہ مسائل جن

کے حل کا تعلق مرکزی حکومت سے ہوگا اس کے لئے دوستی کے ساتھ اجتماعی کوشش کی جائے گی جناب اسپیکر ہمیں ان مسائل کا سامنا ہے اول انتظامی انار کی جس نے نہ صرف حکومتی بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں کو بھی متاثر کیا ہے اور اس تلخ سچائی سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ انتظامی شعبے میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں ٹرانسفر پوسٹنگ پر موشن کے سلسلے میں کمزور لوگ متاثر ہوئے ہیں اور طاقت ور اور زور آور لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے جس کی وجہ سے بددلی پھیلی ہے کام متاثر ہوئے ہیں اور حکومت سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے ان زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے گیا اور ملازمتوں سے متعلق ایک ایسا نظام تشکیل دیا جائے گا جس سے کسی کی حق تلفی نہ ہو مجھے امید ہے کہ موثر اقدامات کی وجہ سے انتظامی انار کی ختم کیا جائے گا۔

دوئم بلوچستان میں اگرچہ امن وامان کی صورت حال دوسرے صوبوں سے زیادہ خراب نہیں مگر اس میں حکومتی کارکردگی سے زیادہ قبائلی نظام کا عمل دخل ہے اس لئے حکومت دعوے کے ساتھ اس پرامن صورت حال پر دعوے کے ساتھ فخر نہیں کر سکتی ہم خیالی دنیا کے لوگ نہیں ہیں مگر یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کی بالادستی قائم رکھے اور اس سلسلے میں کمزور اور طاقت کا لحاظ نہ رکھے اس سچائی کے باوجود معجزوں کی امید نہیں رکھنی چاہئے جس کے لئے پولیس سمیت تمام متعلقہ محکموں کو ذمہ دار اور جواب دہ بنایا جائے گا جناب والا

میرے دامن پہ میرے خون کی سرخی کیسی

میرے ہاتھوں میں میرا اپنا گریباں کیوں ہے

ایک ایسا معاشرہ جس میں روایتی قبائلی قوتیں ابھی تک موثر انداز میں موجود ہیں اور بدقسمتی سے باہمی قبائلی تلخیاں اپنا وجود رکھتی ہیں ان تلخیوں کو کم کرنے کے لئے قانون کے ساتھ ساتھ روایتی طریقہ کار کو بھی اصلاح کے لئے اپنانا ہوگا جو ہمارے معاشرے کی خصوصیت ہے اس لئے ہم اپنے بزرگوں اور قبائلی عمائدین اور تمام خیر خواہوں سے یہ امید رکھیں گے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں تاکہ بھائیوں کے درمیان دشمنیاں ختم ہوں دوستیوں میں اضافہ ہو اس اجتماعی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے حکومت اپنے حصے کا کردار

بھر پور طریقے سے ادا کرے گی۔

برتری کے ثبوت کی خاطر خون بہانا ہی کیا ضروری تھا

گھر کی تاریکیاں مٹانے کو گھر جلانا ہی کیا ضروری تھا

ہمیں اپنی اس تاریخی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ہمارے صوبے میں بلوچ پشتون ہزارہ پنجابی اور دوسری زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں مختلف پھولوں کے اس گلدستے میں کبھی کبھی منفی ہل چل پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے اسباب لیں آپ تمام دوست بخوبی واقف ہیں ہمیں بھائی چارے پن کے اس تاریخی رشتوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو ہم سب کا مشترکہ اثاثہ بھی ہیں اس لئے ہمیں اپنے مابین برادرانہ اور دوستانہ رشتوں کو زنگ نہیں لگنے دینا چاہیے ہمیں اپنے مشترکہ گھر کی حفاظت کرنی چاہیے اور اس کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مل جل کر کام کرنا چاہیے یہ تمام سیاسی جماعتیں اجتماعی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ بھائی چارے کی فضاء برقرار رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں یہ بھی حقیقت جاننے کے لئے بہت سے سوالوں کا تعلق تاریخ سے ہے اور بہت سے معاملات ہماری دسترس میں نہیں آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ اپنے اختیارات کی حد تک آپ میں سے کسی کو بھی مجھ سے گلہ نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں کچھ ذکر کرتا ہوں اس ایوان سے بھی دوستوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے اور ایوان کے باہر سے بھی بسم اللہ کر کے چلیں گے اور انشاء اللہ اس سلسلے میں سرکوروں ہونگے۔ جناب والا ترقی روزگار کی فراہمی خوشحالی کا پروگرام ہر حکومت کے ایجنڈے کا پہلا سوال ہے اس کے ساتھ ساتھ رشورت ستانی اقربا پروری اور دوسری بے ضابطگیوں کو ختم کرنا ایک اچھی حکومت کی ذمہداری ہے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم اپنے وسائل مین رہتے ہوئے ترقیاتی کوشش کریں گے ایسے عملی اقدامات کریں گے جس کے خاطر خواہ نتائج بر آمد ہوں گے بے روزگاری ہم سب کا مسئلہ ہے ہماری کوشش ہوگی کہ تعلیم یافتہ ہنر مند اور غیر ہنر مند لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں جناب والا تعلیم اور صحت سے متعلق مسائل اپنا حل چاہتے ہیں اس سلسلے میں

نہ کوئی منزل اور نہ کوئی سمت متعین اپنی

ہم ہیں بے ربط کہانی کے ادھورے کردار

تعلیم عام ہونے کے باوجود لوگ بے تعلیم ہو گئے ہیں کچھ عرصہ وزیر تعلیم رہنے کی وجہ سے اور اس شعبے سے خصوصی دلچسپی کی وجہ سے تعلیم کی شعبے میں اصلاحات میری اولین ترجیح ہے ان کمزوریوں اور بد انتظامیوں کو ختم کیا جائے گا جس کے سبب اربوں روپے خرچ ہونے کے باوجود ہمار معیار تعلیم بڑھنے کی بجائے کم ہوا ہے۔ پرانے کپڑے پہننے والے ارناٹ پر بیٹھنے والے بچے میں فرق ہے سرکاری اور پرائیوٹ اسکولوں میں واضح فرق کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیا ہم میکاولی کے نظام تعلیم کی پیروی نہیں کر رہے ہیں؟ یہ ایک بڑا سوالیہ نشان ہے؟ مگر اس سے بڑا سوالیہ نشان یہ ہے کہ اصلاح کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہمارا تعلیم کا شعبہ بھی بدترین انتظامی اور کرپشن کا شکار ہے جس کا علاج کیا جائے گا بد انتظامی اور بد عنوانی مرتکب افراد کو معاف نہیں کیا جائے گا تعلیم کے سلسلے میں مثبت مشوروں کو اہمیت دی جائے گی اور ایماندار اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی مگر میں ایک شخص لیکن گلے ہزار مجھے اس ایوان کا بھر پور تعاون میرے لئے انتہائی ضروری ہے تعلیم کی بربادی کی وجہ سے صرف نظام تعلیم ہی نہیں۔ بلکہ ہم سب اجتماعی طور پر اس کے ذمہ دار ہیں طالب علم ٹیچرز والدین ہم سب کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے نقل کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے سفارش کا گلہ گھونٹنا چاہئے تعلیم کے مسئلے میں کسی بھی قسم کی رعائیت اپنے بچوں کے مستقبل کو برباد کرنے کی بات ہے ہمیں تعلیم کے سلسلے میں کوئی لحاظ نہیں کرنا اس چاہئے جناب بہت سے مسئلوں کا تدارک ہو انشاء اللہ تعلیم کے شعبے میں وہی طریقہ اپنایا جائے گا اور صحت کے شعبے میں بھی۔ گھوسٹ ڈپنسریز -Ghost Dispensaries absent ism Goast Schools ڈاکٹروں صاحب کا نہ جانا یہ سب چیزیں اور اس میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ڈپنسریز کی کیا حالت ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ساری ادویات لوگوں پر تو نہیں اصل لوگوں پر خرچ ہو جاتی ہے افسروں پر خرچ ہو جاتی ہیں۔ اور غریب لوگ دھکے کھاتے پھرتے ہیں جب بد قسمتی سے انہیں جب ادویات ملتی ہیں وہ بھی دو نمبر اسطرح جناب والا کیا ہم

اپنے ہسپتالوں میں ان میں موجود سہولیات اور صحت عامہ کے مسائل سے مطمئن ہیں ہرگز نہیں یہ صحت عامہ کی سہولیات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔ اور یہ شعبہ بھی بدانتظامی کا شکار ہے حکومت کی طرف سے دی گئی سہولتوں کا ایمانداری کے ساتھ استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ شعبہ بھی افراتفری کا شکار ہے ہمارے تجربہ کار ڈاکٹر دیہاتوں میں جانا نہیں چاہتے ہیں اور دیہاتوں کے لوگ شہری سہولتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں صد افسوس کہ ہمارے پاس منصوبہ بندی کے باوجود وسائل کی کمی ہے اگر دستیاب وسائل کو بھی ایمانداری سے خرچ کیا جائے تو کسی حد تک عام آدمی کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے اس شعبہ میں بھی انتظامی انار کی نظر آتی ہے اور بدانتظامی کی سبب عام آدمی متاثر ہوا ہے اس لئے اس شعبہ میں بھی اصلاحات کی کوشش کی جائے گی۔ اپنی مجبوریوں کیلئے میں کیا کہوں بے بسی دیکھی ہے۔

جو شجر سوکھ گیا وہ ہرا کیسے ہو؟

صوبائی خود مختاری پر ہماری اسمبلی پہلے ہی قرارداد پاس کر چکی ہے جناب اسپیکر

ہماری کوشش ہوگی ہم مشترکہ موقف کے ساتھ دوستانہ ماحول میں مرکزی حکومت کو ان قرارداد پر عمل درآمد کیلئے آمادہ کریں اور ہمیں یقین ہے کہ ملک میں موجود چاروں صوبوں کے عوام کے درمیان برادرانہ تعلقات مزید فروغ حاصل ہوگا اور اس پر سارے دوستوں اور بھائیوں کو ساتھ لے کر عمل ہوگا جو میرے ساتھ ٹریژی بینز پر ہونگے یا وہ حزب اختلاف کے ساتھ ہونگے سب بھائیوں کو ساتھ لے کر ان چیزوں کو حاصل کرنے بھرپور کوشش کی جائے گی بہت نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ جناب اسپیکر اسلام سے محبت کے سلسلہ میں کسی کے ذہن میں کوئی بھی سوالیہ نشان نہیں ہونا چاہیے اس سلسلہ میں سیرت رسول ﷺ پر ہمیں عمل کرنا ہوگا۔ قرآن پاک آسمانی کتاب ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے ہمارا رہبر اور رہنما ہے قرآن پاک میں زندگی کے پہلو پر ہم سے بات چیت کی ہے اور حکم جاری کیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسانیت کی فلاح حاصل کرنا ہے تو نہ صرف قرآن پاک کا پیغام ہمیں ماننا ہوگا۔ بلکہ اس کی تبلیغ اور پرچار ہر مسلمان کا فرض ہے ہم قوانین بناتے ہوئے یقیناً اسی کتاب قرآن حکیم سے رہنمائی حاصل کریں گے

زندگی بسر کرتے ہوئے اس کے اصولوں کی عملی نفاذ کی راہ اختیار کریں گے قرآن پاک ہمارا ضامن ہی نہیں محافظ بھی بنے گا اس میں وعدہ کی بات نہیں یہ تو تمام مسلمانوں کا عہد ہے کہ وہ اس سے نہ صرف اپنی زندگی کیلئے نظام بنائیں بلکہ سارے عالم کے لئے اسے رہنما بنائیں مجھے بہت خوشی ہے کہ جمعیت علماء اسلام جو ہماری ءساتھ ہے اللہ تعالی کے فضل سے اس میں بہت سے صاحب بصیرت علماء بھی ہیں اور وہ اس سلسلہ میں مجھے بھرپور مدد بھی فراہم کریں گے میری یہ دعا اور کوشش ہے کہ میں اسلسلہ میں کوئی کوتاہی نہ کروں جناب اسپیکر میں نے کوشش کی ہے تمام اجتماعی مسائل جن کا ہم سب کو سامنا ہے اپنی ترجیہات کا اور ان مسائل کے حل کیلئے اپنے خیالات کا واضح اظہار کروں مجھے امید ہے کہ ایوان میں موجود میرے دوست اور ساتھ میرے نکتہ نظر کو سمجھ گئے ہونگے اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل جل کر ان مسائل کو حل کرنے کیلئے مشترکہ کام کریں اور اس لسلسہ میں مجھے یہ بھی امید ہے کہ حکومت میں شامل میرے رفقا بلکہ اس ایوان کے تمام سیاسی جماعتوں خواتین کی انجمنوں محنت کش تنظیموں طلباء تنظیموں صحافیوں اور دانشوروں سے میں یہ امید رکھونگا کہ ایک اچھے حکومت کے قیام اور عوام کے مجموعی فلاح وبہبود اور ترقی کیلئے کئے جانے والے اقدامات کیلئے میری مدد کرین گے اور میرا ساتھ دینگے ۔ جناب اسپیکر اخر میں میں وزیر اعظم پاکستان میں نواز شریف کا پاکستان مسلم لیگ کا اپنے پارلیمانی گروپ کا اور سب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ پہ اعتماد کیا اور میں کوشش کرونگا کہ میں اس اعتماد پر پورا اتروں گا اس کے ساتھ ساتھ میں اس ایوان کے ساتھیوں کا میں دوبارہ ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔اس میں پشتون خواہ ملی این پی کے ساتھی جمعیت کے ساتھ بی این ایم کے ساتھ پیپلز پارتی کے ساتھ سب نے میرے اوپر بھرپور اعتماد کیا جناب اسپیکر میرا مزاج ہے طبیعت ہے کہ بغیر مشاورت کے میں کبھی کام کرتا نہیں ۔ اور میرے جو اپوزیشن کے ساتھ ہیں اور وہ بھی یہ یقین رکھیں سردار اختر مینگل صاحب ہوں اسلم بھی صاحب ، معیار مری اور پرنس موسی خان اس کے علاوہ تار پسند کو بھی ساتھ لے کر چلوں ۔ان کے بھی مشورے لوں جب میں مشوروں پر عمل کر رہا ہوں تو ان سے بھی توقع کرونگا کہ وہ میرا ساتھ دے کے اور کسی کو بھی یہ احساس نہ

ہونے دوں کہ وہ مجھ سے علیحدہ ہیں میں نیک نیتی کے ساتھ خلوص کے ساتھ اور آپ کے اعتماد کے ساتھ بسم اللہ کرتے ہیں۔ آیئے سب مل کر آگے بڑھیں بلوچستان کے مسئلوں کی نشاندہی تھوڑی بہت میں نے کی ہے میں ہر قدم پر ضرورت پڑے گی آخر میں جناب اسپیکر: اس ایوان کا اور اس ایوان میں موجود ہر شخص کا شکر گزار ہوں جنہوں نے سنا میری حوصلہ افزائی ہوئی میری سوچ یہ ہے کہ

شاید کہ کوئی برہنہ پا ہو ترے چہرے
جانتے ہوئے اس راہ کو کانٹوں سے نہ بھر جائے

بہت شکریہ

**جناب اسپیکر**: یہ تو میری تقریر تھی میں یہاں پر دو چیزوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو اسمبلی کا سیشن الاؤنس اسمبلی کے دوستوں ساتھیوں اور ورکروں کیلئے بحالی کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں کے مشوروں سے کل ۱۴۔ اگست پاکستان کی آزادی کا دن اور رات سب قیدیوں کیلئے دو ماہ کی ڈیپریم ان کیسوں کے علاوہ جن میں اجازت نہیں ہے دو ماہ کی قید کی کمی کرنے کا اعلان کرتا ہوں بہت شکریہ

**جناب اسپیکر**: بہت شکریہ قائد ایوان صاحب میں میر اسرار اللہ سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہر کریں۔

**میر اسرار اللہ خان زہری**: جناب اسپیکر مجھ سے پہلے میرا پارلیمانی لیڈر بات کرے گا اس کے بعد میں بات کرونگا سردار بہادر خان بنگلزئی صاحب میرے پارلیمانی لیدر ہیں۔

**جناب اسپیکر**: جناب بہادر خان بنگلزئی صاحب ارساد فرمایئے۔

**سردار بہادر خان بنگلزئی**: بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر صاحب معزز اراکین اسلام علیکم لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنی ترجیحات اور پروگرام

اور جن کافروں کی طرف نشاندہی کی ہے اپنی جگہ اہم ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے پروگرام میں کامیاب اور سرخرو ہوں لیکن ایک اہم مسئلہ جو امن وامان کا ہے اس کی طرف میں کچھ بولنے کی جسارت کرونگا اسطرح تو زندگی کی جدوجہد ہمارے ملک ہمارے صوبہ میں تشنہ عمل جدوجہد کی ضرورت مند ہے کسی بھی جگہ کسی بھی زندگی کے پہلو پر آپ نظر ڈالیں گے تو آپ کو لوگوں کی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے کوئی خاطر کواہ تسلی بخش جواب نہیں ملے گا کیونکہ میں معاشرے میں جتنی بھی برائیاں ہیں اس میں ہم سب شریک ہیں انتظامیہ اور ہم سب لوگوں کا ان برائیوں میں ہاتھ ہے میں یہ کہنے کی جسارت کرونگا لیکن امن وامان ملک اور ایک صوبے کے لئے ایک اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں سی ایم صاحب کی خاص توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ اس میں جب تک مصلحتوں سے کام لیا جائیگا اس وقت تک امن وامان کی صورتحال کسی صورت میں ہونا خاطر خواہ نتائج بر آمد نہیں ہونگے۔

جناب اس سلسلے میں آپ کو کسی مصلحتوں کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے جہاں برائی کی نشان دہی ہو گی جہاں قتل وغارت گری ہو گی ملزموں کی نشان دہی بلا تفریق آپ کو ان پر ہاتھ ڈالنا ہو گا اگر آپ کسی طرح سابقہ حکومتوں کی طرح مصلحت آمیزی سے کام لیں گے تو کبھی بھی امن وامان کی صورت جو ہے اس کے نتائج خاطر خواہ بر آمد نہیں ہوں گے اس لئے اس صورت میں آپ کو کسی مصلحت آمیزی کی ضرورت نہیں ہے۔ برے سے بڑے ادمی بھی اگر اس میں ملوث ہیں آپ کو اس پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ ان کے خلاف قانون کا عمل در آمد ضرور کرنا ہو گا، تب جا کر امن و امان کی صورت خاطر خواہ ہو گی ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں امن وامان کی صورت بہتر ہے لیکن اگر آپ لابادی کی نسبت سے دیکھیں گے تو آپ کو یہ مفروضہ بھی غلط ثابت ہو گا جہاں لاکھوں اور کروڑوں آدمی ایک صوبے میں رہتے ہیں تو ان کی جرائم دیکھیں آپ کو ہی صورت نظر آئے گی جیسے دوسرے صوبوں میں امن وامان کی ورت خراب ہے اس طرح بلوچستان میں بھی خراب ہے باقی جہاں تک ہماری تعاون اور عمل کی ضرورت ہے انشاء اللہ اپنے لیڈر آف دی ہاؤس کو ہر طرح سے یقین دہانی کرتے ہیں کہ ہم ہر جگہ ہر مقام پر آپ کے ساتھ رہیں گے۔ اور

کسی صورت میں اس کے عمل اور اس کے جدوجہد میں ہماری طرف سے کوتاہی نہیں ہوگی میں اس کی دوبارہ یقین دہانی کراؤں گا اور ان کو دوبارہ مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے آج اعتماد کا ووٹ حاصل کیا ہے۔

**جناب اسپیکر: ملک محمد سرور خان کاکڑ**

**ملک محمد سرور خان کاکڑ:** جناب اسپیکر شکریہ آپ نے مجھے اس موقع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب اسپیکر آج کے اس اجلاس میں جس میں ہم نے ابھی قائد ایوان پر اعتماد کیا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہمارے قائد ایوان ایک نوجوان ہیں اور لوگوں میں میل جول زیادہ رکھتا ہے اور یقیناً اس تک عوام کی رسائی غریب لوگوں کی رسائی ہوگی اور اس میں بہت آسانی پیدا ہو جائے گی جناب اسپیکر جہاں تک آپ کو معلوم ہے کہ جمہوریت حقیقتوں کا اور رویوں کا نام ہے یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے صوبے میں اس معزز ایوان کے اراکین کے ساتھ جو گزشتہ وزیر اعلیٰ کا رویہ رہا ہے یا اس سے بہت سے پہلے وزیر اعلیٰ کا رویہ بھی اپنے ارکاین کے ساتھ اتنا خوشگوار اور اچھا نہیں رہا ہے یہ اچھ باتیں تو ہم سب کرتے ہیں جب ہم لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو اچھ باتیں کرتے ہیں جب ہم لوگ عمل کرتے ہیں تو اس کی بالکل نفی کرتے ہیں تو میں اپنے دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا اپ کو توفیق دے کہ آپ نیکی کے اور اچھے کام کریں یعنی مجھے بھی یاد ہے کہ ایک ہمارے صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں اپنے افسروں سے دھمکانے کی کوشش کی ہے کتنا افسوس کا مقام ہے کہ اس معزز ایوان کے منتخب وزیر اعلیٰ اگر ابھی تک یہ سوچ رکھتا ہے کہ اب ہم لوگ اکیسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے منتخب نمائندوں کا خصوصاً جو اوپر آجاتے ہیں ان کا رویہ اپنے معزز اراکین کے سات یہ ہو تو آج خود بتائیں کہ ایک عام آدمی اور غریب آدمی کے لئے کیا ہوگا آپ خود سوچیں یہ افسوس کا مقام ہے کہ اتنی سیاست میں ہوتے ہوئے بھی اور اس معزز ایوان کا رکن ہوتے ہوئے بھی جب اس قسم کی لوگ کوششیں کریں اور اپنے معزز اراکین

کو دھمکائیں سرکاری افسروں کے ذریعے کتنا افسوس کا مقام ہے جناب اسپیکر جب تک کسی بھی معزز ایوان میں اس معزز اراکین اسمبلی کا عزت اور وقار نہ ہو میرے لئے وہ اسمبلی بے کار ہے میں اس معزز ایوان کو جس کے ہم معزز اراکین سمجھتے ہیں میں اس کا ممبر نہیں سمجھتا کیونکہ اکثر یہ ہوا ہے کہ جب بھی ہمارے قائد ایوان یا وزیر اعلیٰ منتخب ہوتے ہیں ایک چھوٹی سی کابینہ جس کو کچن کینٹ کہتے ہیں وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے اور باقی اس ایوان کے لوگ اسے بھول جاتے ہیں یہ ایک افسوس ناک رجحان ہے جو ہمارے ملک کی سیاست میں ہے خصوصاً ایک جمہوریت کے حوالے سے یہ بہت ہی انتہائی خطرناک صورت حال ہے اسی چیزوں نے جمہوریت کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ جو عوام سے دور ہو جاتے ہیں اور پانے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے چند لوگوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں ار اس کی وجہ سے وہ اس کا جو نقصان ہے وہ جمہوریت کو ہے وہ عوام کو ہے وہ لوگوں کو ہے لیکن اس کو کوئی نہیں سمجھتا ہے لیکن کوئی اس کو دیکھتا نہیں کہ ہم ایک طرف تو جمہوریت کی تعریفیں کرتے ہیں۔ کہ جمہوریت اسمبلی اور آئین ہونا چاہیے لیکن جب ہم منتخب ہوتے ہیں ہمارے کردار بالکل اس کے برعکس ہوتے ہیں ہم نے آج تک اس معزز ایوان کے توسط سے غریب لوگوں کے لئے کوئی کان نہیں کیا ہے ہم نے غریبوں کے لئے کوئی کام نہیں کیا مدد نہیں کی ہم نے غریبوں کی کبھی عزت نہیں دی جو ہمیں بڑا افسوس ہے ہم اس معاشرے اور اس کلچر کے لوگ ہیں کوئی نہ کسی سے کم ہے اور نہ کوئی کسی سے بڑا ہے برا صرف اللہ کی ذات ہے باقی سارے انسان برابر ہیں جو کوئی شخص انسان کی عزت کرے مجھے بڑا دلی دکھ ہو جاتا ہے۔ انسان مجبور ہے تکلیف میں ہے اور یہ ہمارے موجود معاشرے کے کرتوت ہیں۔ جیسے سردار بہادر خان صاحب نے فرمایا وہ بھی ہمارے سامنے ہیں ہم تکبر کی سیاست میں ہیں کبھی ہم نے نہیں سوچا ہے کہ ہم ان مجبور اور غریب لوگوں سے پیار محبت کی بات کریں یہ کبھی ہمنے نہیں سوچا ہے بس ہمیں چند لوگ اپنے جال میں پھنسا دیتے ہیں اور پھر اس دکے اوپر جب کوئی معاملہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ میں نے اپنے دور میں اپنے لوگوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یہ ایک افسوس ناک رجحان ہے میں جان جمالی صاحب سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ اپنے رویے کو مثبت

رکھے اراپنے لوگوں کی عزت کرے چاہے وہ حزب اختلاف سے ہوں۔ چاہے وہ حزب اقتدار سے ہوں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ ان سے مشورے کرنے چاہئے چاہے وہ اپوزیشن کا کردار ادا کر رہا ہے وہ بھی اس جمہوریت کا حصہ ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے اسی طرح جیسے ہم لوگ اج حکومت میں بیٹھے ہیں حکموت کرنا چاہتے ہیں اسی طرح جو دوسری طرف والے لوگ اج حکومت میں بیٹھے ہیں حکومت کرنا چاہتے ہیں اسی طرح جو دوسری طرف والے لوگ ہیں وہ بھی جو ہماری کمزوریا ہیں ہماری خرابیاں ہیں جو ہمارے نقائص ہیں ان پر وہ اس معزز ایوان میں بحث کرتے ہیں بات کرتے ہیں اور عوام کے سامنے ایک چیز لاتے ہیں یہ دونوں طرف چاہے اپوزیشن ہو چاہے حکومت ہو یہ قائد ایوان پر لازم ہوتا ہے کہ وہ سب کے لئے عزت اور وقار اور جو ان کے مسائیل ہیں مشکلات ہیں ان کو دیکھے ان کو سمجھے اور ان کو حل کرنے کی کوشش کرے کسی کو اس لئے نقصان دینا یا کسی کو اس لئے بے عزت کرنا یا کسی کو اس لئے ڈس لفٹ کرنا کہ وہ ایک حق کی بات کرتا ہے۔ لہزا اس کی بات نہیں سنی جاسکتی ہے تو یہ میرے خیال میں بہت کمزور لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کی حقیقتوں کا سامنا نہیں کر سکتے ہیں تو میں چاہتا ہون کہ ہمارے موجودہ قائد ایوان جیسا کہ انہوں نے ابھی تقریر میں کہا کہ میں حقیقوں کا مقابلہ کروں گا اور حقیقتوں کو سمجھوں گا جب کوئی شخص حقیقت سے بھاگے گا وہ اس ملک کمسا کلنہین حل کر سکتاہے یہ ہمارے ملک کے نظام کی خرابی ہے کیا اس تک ہم لوگ یا اپنے لوگوں کی جو جائز بات ہے وہ نہیں سن سکتے یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ موجودہ حکومت نے ہم ممبران اسمبلی کے لئے مختلف قوانین پاس کئے ہیں اور وہ ان قوانین کو رسی میں باندھنا چاہتے ہیں کتنا افسوس کا مقام ہے اگر کوئی وزیر اعظم یا وزیر اعلی اچھے کام کرے تو ان کا کون مخالف ہو سکتا ہے لیکن چونکہ وہ اچھے کام کرے تو ان کو کون مخالف ہو سکتاہے لیکن چونکہ وہ اچھ کام کر نہیں سکتے ہیں تو پزروہ لوگوں پر رسیاں باندھتے ہیں کہ ڈسپلن ہو گیا۔ فلاں چیز ہو گیا یعنی اپ کو اسمبلی سے نکال دو ممبر شپ سے نکال دو بس اس پر خوش ہوتے ہیں میرے خیلامین کسی معزز رکن کے ساتھ اس کے خلاف قوانین بنانا میں یہ کہتا ہون کہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ لوگوں کو شعور کا حق ہونا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا قائد ایوان

بہت سے معاملوں میں غلط فیصلے کرتا ہے تو میں اس کی پابندی کیوں کروں یہ ہر معزز اراکین کا حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی بات کے لئے حقیقت کے لئے سچائی کے لئے کوئی چیز سامنے لائے کو اس کو قبول کرنا چاہیے ہو سکتا ہے وہ غلط ہو اس کو سمجھانا چاہیے پیار محبت سے سمجھانا چاہیے یہ غلط طریقہ ہے کہ جناب جیسے ہمارے ایس ایچ او صاحبان کی طرح دفعہ لگاؤ۔ ہمارے وزیر اعظم صاحب ہمارے جمہوری اوارے اسمبلی کے توسط سے منتخب ہونے والے لوگ وہ بھی وہی ایس ایچ او کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر**: کاکڑ صاحب ٹائم کا خیال رکھیے گا۔ مہربانی

**ملک محمد سرور کان کاکڑ**: جناب میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے عرض کروں گا کہ انکو ایک ایس ایچ او کا کردار نہیں ادا کرنا چاہیے اور نہ اس کے وقت میں نہ ایسے کوئی قوانین لانے چاہیے کہ جس سے اس کے ممبروں کو پابند رکھا جائے۔

**جناب اسپیکر**: شکریہ۔ اپ نے اور بولنا ہے آپ کو بارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ**: جناب اسپیکر جیسا کہ میں نے اپ کو بتایا کہ ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے اسمبلی کے باہر بہت سے الزامات اپنے منتخب لوگوں پر لگائے جاتے ہیں اور یہ جو سلسلہ ہے موجودہ نظام کے لئے بہت نقصان دہ ہے کہ جو لوگ جب حکومت سے چلے جاتے ہیں تو پھر ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے کرپشن کیے اور یہ کیا ہے وہ کیا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے جمہوری عمل میں کہ مہم جوئی شروع ہوئی ہے وہ بھی اس کرپشن کا نتیجہ ہے اگر ہمارے اس معاشرے سے ہم ایک دن کرپشن دور ۲ کر دیں تو میرے خیال میں ہم بہت اچھے فیصلے بھی کر سکتے ہیں۔ بہت اچھے کام کر سکتے ہیں لیکن یہ افسوس کا مقام ہے جناب اسپیکر: گزشتہ دنوں ہمارے چند لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں سوٹ کیسوں کی سیاست ہو رہی ہے۔ اور اتنے الزامات اسی معزز ایوان میں لگائے گئے ہیں یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے لوگ منتخب ہوتے ہیں ان کے

سامنے صرف کرپشن کی بات ہے اور کوئی نہیں ہے یعنی اپ سوچیں کہ اس صوبے میں اگر اکہتر کروڑ روپے اسمبزل یمنٹ ہو جائے اور اتنے ڈیڑھ سال میں اور یہ باتیں ہم عوام میں کریں تو لوگوں کا اس نظام پر جمہوریت پر اعتماد تو اٹھ رہا ہے لوگوں کا اپ کو پتہ ہے کہ پچھلے الیکشن میں بیس فی صد لوگوں نے ووٹ نہیں ڈالا ہے یعنی کتنا افسوس کا مقام ہے۔

جناب اسپیکر ملک صاحب ٹائم کا خیال رکھیں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ**: جناب اسپیکر ان اچھے باتوں کے لئے ٹائم دیا کریں یہ معزز ایوان ہے یہاں کوئی ایسی باتیں جو کرنی ہیں ہم نے بہت سی بات کرنی ہیں ہمارے پاس وقت بہت ہے ہم لوگ وقت کا احترام نہیں کرتے۔ بلکہ پاکستان میں ہم لوگ اتنے بے کار ہیں میں کہتا ہوں کہ یہاں سے وقت کو ایکسپورٹ کریں۔ باہر کے لوگوں وقت دیں کیونکہ ہمارے پاس تو وقت ہے ہمارے پاس اور کیا ہے۔ جناب اسپیکر: یہ بھی آپ پر لازم آتا ہے کہ جو اسپیکر صاحب حکم دے اس کی تعمیل کریں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ**: جناب میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ یہ کتنے افسوس کا مقام ہے میں جناب قائد ایوان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ جو موجودہ حالات میں جو الزامات لگائے جا رہے ہیں اس کے لئے ایک اسپیشل پارلیمانی کمیٹی مقرر کریں۔ اور اس بات کا tho-roughly investigation ہونا چاہئے۔ اسی معزز ایوان کے معزز اراکین کے زریعے ایسی ہی لوگوں کے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں ہو رہی ہیں وہ دور ہو سکیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے چاہیے الزام لگانے والے خالی الزام لگاتے ہیں تو بھی بری بات ہے اگر کسی نے واقعی یہ کام کیا ہے تو یہ بھی بری بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا مجھے افسوس ہے کہ ہمارے منتخب وزیر اعلیٰ جان جمالی صاحب نے ان الزامات کے لئے کوئی اسپیشل کمیتی کا اعلان نہیں کیا ہے اس کے لئے ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جانی چاہیئے تاکہ یہ جو ہمارے عوامی نمائندوں میں ایک کرپشن کا تاثر پھیلا ہوا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے زائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے نمائندوں کے خلاف کارروائی

ہونی چاہئے اور ان کو عوام کے سامنے لانا چاہئے اگر یہ چیزیں ہم نہیں کریں گے تو ہمارے اوپر عوام کا اعتماد تو اٹھ گیا ہے لوگ ہمیں ووٹ نہیں دیتے ہیں لوگ سسٹم میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں اور اس طرح سے آپ کے آرڈر کا کوئی پابند ہی نہیں ہے بلکہ جو آدمی آئے اور یہاں سے پھر اٹھ کر چلے گئے یہ بہت افسوس کا مقام ہے آپ اس کے لئے ایک اسپیشل پارلیمانی کمیٹی کا اعلان ہونا چاہئے تھا اور وہ تمام الزامات کی انکوائری ہونی چاہئے اور میں جناب سردار اختر مینگل صاحب کی اس بات کی بھی تائید کرتا ہوں کہ ۱۹۵۸ء سے اس تمام باتوں کا باقاعدہ احتساب ہونا چاہئے اگر ہم احتساب نہیں کریں گے تو یہ حقیقت ہے کہ اسے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے اور ہم عوام کے منتخب نمائندے نہیں کہلائے جاسکتے جو قوم کے نمائندے تیس فیصد دونوں پر منتخب ہوں وہ عوام کے منتخب نمائندے نہیں ہوتے ہیں لہٰذا میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان چیزوں کا نوٹس لیں۔ جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے مسائل ہیں مشکلات ہیں اس صوبے میں کہ عوامی فلاح بہبود کے لئے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی ہے کوئی لجسلیشن نہیں ہو رہا ہے۔ بس یہاں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ وقت کم ہے اور وقت صرف اس لئے کم ہے خالی بات کرنے کے لئے بھی اجازت نہیں ہے ہمیں جناب لجسلیشن والا کرنا چاہئے میں قائد ایوان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معزز ایوان میں لجسلیشن لائیں قانون سازی کریں جو بھی مسائل ہیں یا اختلافات ہیں وہ صرف اس بات پر ہیں کہ یہاں سے صرف ایک directive اٹھو یہ صوبہ ہے یہ ملک ہے اس کو Directive پر نہیں چلانا چاہئے اس کو آپ لجسلیشن کریں قانون لائیں یعنی یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ کسی کے کہنے پر کہ جناب جتنے لوگ نوکریوں میں ہیں یا نہیں ہے ان کو ہر مہینے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں حاضر ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنا جانچ پڑتال کراتے ہیں شناختی کارڈ لاتے ہیں پیسے ضائع ہوتا ہے غریبوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور ان کے دو ہزار روپے تنخواہ ہوتے ہیں اس میں لوگ روزانہ ڈپٹی کمشنر کے کچہریوں میں چکر لگائیں اور ان کی تنخواہیں خزانے سے مل رہے ہیں یہ بہت افسوس کا مقام ہے یا کیوں ہے اگر کوئی آدمی کام نہیں کرتا ہے تو اس کے لئے قانون بناؤ اور اس کو نکال دوں یہ تو نہیں